بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S No 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۲ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱ر

ہفتہ

۲۷ صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر - عبدالقادر بی - اے

جلد ۶ ۔ ۷ نبوت ۱۳۳۲ ہش ۔ ۷ نومبر ۱۹۵۳ء ۔ نمبر ۱۸۳

مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے درمیان فرقہ وارانہ تعصب کو ہرگز جگہ نہ پانے دیں (ظہور الاسلام)

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے طلباء مشرقی بنگال کے اعزاز میں محفل استقبال کا اہتمام

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کراچی کی جانب سے ۲ر نومبر کو پیر کے روز مشرقی پاکستان کے طلباء کے اعزاز میں ایک محفل استقبال کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ممبران وفد کے علاوہ مقامی کالجوں کی یونینز کے صدر اور سیکرٹری صاحبان نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر طلباء مشرقی پاکستان کے وفد کے لیڈر مسٹر ظہور الاسلام نے احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان جہاں کہیں ہوں انہیں ایک ہی خاندان کے افراد کی طرح امن و عافیت اور محبت و پیار کے ساتھ رہنا چاہیئے اور اس امر کی ہرگز اجازت نہیں دینی چاہیئے کہ فرقہ وارانہ تعصبات ان کے درمیان جگہ پا کر ان میں انتشار پھیلا سکیں۔ آپ نے مزید فرمایا مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ کہ مشرقی پاکستان میں فرقہ وارانہ تعصبات کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ نیز یہ کہ کراچی میں بھی میں نے کچھ ایسی ہی صورت حال دیکھی ہے۔ پنجاب کے حالیہ فسادات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہاں حکومت کو سخت اقدام کرنا پڑا کیونکہ ایسی حرکات کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کی جا سکتیں۔

اس سے قبل انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری چوہدری افتخار احمد نے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ وفد مشرقی پاکستان کے طلباء تک محبت اور خیر سگالی کے وہ جذبات پہونچا دے گا۔ کہ جو ان کے لئے مغربی پاکستان کے طلباء کے دل میں موجزن ہیں۔ انہوں نے مزید کہا اس قسم کے وفود پاکستان کے دونوں حصوں کے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لا کر اور ان میں باہمی مفاہمت کا جذبہ پیدا کر کے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کر رہے ہیں۔ دوران تقریر میں چوہدری افتخار احمد نے اس امر پر زور دیا کہ طلباء جذبہ خیر سگالی کے بہتر سفیر ثابت ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا یہ طلباء ہی ہیں جنہیں قوم کی ریڑھ کی ہڈی قرار دیا جاتا ہے۔ اور وہی مستقبل کے مشعل بردار کہلاتے ہیں۔ اس لئے باہمی محبت و اخوت کا جو تاثر ہم طلباء کے دلوں پر قائم ہوگا وہ دونوں حصوں کے درمیان باہمی مفاہمت پیدا کرنے میں بہت زیادہ ممد ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ نے مشرقی پاکستان کے طلباء کو خصوصیت سے مخاطب کرتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ اس دورے کی وجہ سے ان کے دلوں میں مغربی پاکستان کے طلباء کے ساتھ جو ذاتی لگاؤ اور تعلق پیدا ہوا ہے۔ وہ اسے کم نہیں ہونے دیں گے۔ اور مشرقی پاکستان کے دوسرے تمام طلباء تک ہمارے جذبہ خیر سگالی کو پہونچا کر اسے عام کرنے کی کوشش کریں گے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۴ر نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت درد نقرس کے شدید دورے کے باعث بہت ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

اس قسم کے جارحانہ اقدامات جن کا اسرائیل مرتکب ہوا ہے۔ امن کے امکانات کو ختم کر سکتے ہیں

برطانوی وزیر خارجہ کی طرف سے اسرائیل کے جارحانہ اقدامات کی مذمت۔ مصر پر سوڈان کے انتخابات میں مداخلت کا الزام

لندن ۶ر نومبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے کل دار العوام میں امور خارجہ پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے بہت سے بین الاقوامی مسائل کو خطرناک صورتِ حال کا حامل قرار دیا۔ انہوں نے کہا حکومت ایک مقدم فرض کے طور پر معاہدۂ شمالی اوقیانوس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہتی ہے۔ اور وہ ضروری سمجھتی ہے کہ اس معاہدے کو ناکام بنانے کی ہر کوشش کا مقابلہ کیا جائے۔

دوران تقریر میں اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے کہا اسرائیل کی سرحد پر حال ہی میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ سارا ایوان یک زبان ہو کر ان واقعات کی مذمت کرے گا۔ انہوں نے کہا ہر شخص پر یہ امر اچھی طرح واضح ہو جانا چاہیئے۔ کہ اسرائیل کی طرف سے اس قسم کا جارحانہ حملہ امن کے امکانات کو ختم کر سکتا ہے۔ حالانکہ وہ خود ہمیں یقین دلاتا رہا ہے کہ وہ امن کا دل سے خواہاں ہے اس میں شک نہیں اس تمام مسئلے کا ایک پس منظر ہے جو خود اردن کی طرف سے سرحدوں میں مداخلت سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن میں یہ یقین کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ اردن کی حکومت خود اس قسم کی مداخلت کو اکسا رہی ہے۔ یا اس بارے میں لوگوں کی ہمت افزائی کرتی رہی ہے۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں۔ اردن کی حکومت نے اس قسم کے حملوں کو روکنے کے لئے سخت اقدامات سے کام لیا ہے انہوں نے مزید کہا۔ اقوام متحدہ خواہ کوئی فیصلہ کیوں نہ کرے۔ مجھے توقع ہے۔ کہ صلح کمیشن کے نگران ادارے کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنایا جائے گا۔ کیونکہ اگر انتقامی کارروائیاں جاری رکھنے کی اجازت دی گئی۔ تو پھر مذاکرات امن جاری نہ رہ سکیں گے۔ ایران کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے کہا۔ کہ ایران کی طرف دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا گیا تھا۔ اس کے اچھے نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور دونوں ملک رفتہ رفتہ ایک دوسرے کے قریب آتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مصر پر الزام لگایا۔ کہ وہ سوڈان کے انتخابات میں مداخلت کر رہا ہے۔ اور عرصہ سے اہلِ سوڈان میں برطانیہ کے خلاف نفرت پھیلا رہا ہے۔ سویز کے متعلق برطانوی مصری مذاکرات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ سمجھوتے کی امید ابھی تک منقطع نہیں ہوئی ہے۔ تاہم ابھی مزید بات چیت کرنے سے پہلے کچھ توقف کرنا چاہیئے۔

برما سے کومنتانگ چھاپہ ماروں کو نکالنے کے متعلق پاکستان کی تجویز

نیویارک ۶ر نومبر۔ پاکستان نے تجویز پیش کی ہے کہ بارہ ہزار کومنتانگ چھاپہ ماروں کو برما کے علاقے سے جلد از جلد نکلنے پر مجبور کرنے کے لئے ان کی رسد روک دی جائے۔ کل سیاسی کمیٹی میں پاکستانی نمائندے طیب جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا ایک طریق یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ پہلے ان کے جرنیلوں کو وہاں سے واپس چلے جانے پر مجبور کیا جائے۔ انہوں نے چھاپہ ماروں کی سرگرمیوں کو قابل اعتراض ٹھہرایا۔ کمیٹی میں اس مسئلہ پر بحث ۲۳ تاریخ تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ التوا کی تحریک سات ملکوں کی طرف سے ایک قرارداد کی شکل میں پیش کی گئی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ جب تک امریکہ تھائی لینڈ اور قوم پرور چین کی مشترکہ فوجی کمیٹی برما سے دو ہزار چینیوں کے انخلا کا کام مکمل نہ کر لے۔ اس وقت اس مسئلے پر بحث نہ کی جائے۔

مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کی کانفرنس

لندن ۶ر نومبر بی بی سی کی اطلاع ہے کہ کینیا (افریقہ) کے دارالحکومت نیروبی میں ۲۶ر دسمبر کو سنٹرل مسلم ایسوسی ایشن کے زیر انتظام ایک کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے جس میں مشرقی افریقہ کے رہنے والے مسلمانوں کے اخلاقی اور تمدنی فلاح کے مسائل زیر بحث آئیں گے۔ کہا گیا ہے کہ اس کانفرنس کو وہاں کی تمام مسلم جماعتوں کی حمایت حاصل ہے۔ کانفرنس کے پروگرام میں عورتوں کے جلسہ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

ناجائز برآمد کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا

کراچی ۶ر نومبر۔ ناجائز برآمد کی روک تھام کرنے والے محکمے نے حال ہی میں جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں لکھا ہے کہ ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہونے والے پندرھواڑے میں ناجائز برآمد کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ یہ رپورٹ کراچی سندھ اور ریاست بہاولپور سے متعلق ہے۔

ڈاکٹر مصدق کے خلاف مقدمہ بدھ سے شروع ہوگا

تہران ۶ر نومبر۔ سابق وزیر اعظم ایران ڈاکٹر محمد مصدق کا مقدمہ آئندہ بدھ سے شروع ہوگا۔ ایک اعلیٰ سرکاری افسر نے اس کی خبر دی ہے۔ جنرل زاہدی کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ آئندہ یوم جمعہ کے بعد ڈاکٹر مصدق کے مقدمے کی سماعت شروع ہوگی۔ ڈاکٹر مصدق کو زاہدی گورنمنٹ نے ۲۰ اگست کو گرفتار کیا تھا۔

عبدالقادر پرنٹر پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی ۳ سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۷ نبوت ۱۳۳۲ھش

اسرائیل کے جارحانہ عزائم اور غیر ملکی امداد

امریکہ کے وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ عنقریب اسرائیل کو دو کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر کی مزید امداد دے گا۔ یہ رقم بھی حسب سابق اقتصادی امداد کے طور پر دی جائے گی تاکہ یہودیوں کی یہ نوزائیدہ مملکت ترقی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا کر اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنا سکے۔ مسٹر ڈلس کو یہ اعلان کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ جس طرح امریکہ کئی سال سے اسرائیل کو امداد دیتا چلا آرہا ہے۔ یہ مزید رقم بھی حسب معمول خاموشی ہی سے ادا کی جا سکتی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسرائیل کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں سے "تنگ آکر" اور بالخصوص اس واقعہ سے متاثر ہو کر کہ اسرائیل نے دریائے اردن کا رخ پھیرنے کی سکیم پر کام بند کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ امریکہ نے پچھلے دنوں اسرائیل کی امداد روک لی تھی اور اسے متنبہ کر دیا تھا۔ کہ جب تک صلح کمیشن کے افسر اعلیٰ کے حکم کی تعمیل میں نہر کی تعمیر کا کام بند نہیں ہوگا۔ اس وقت تک اقتصادی امداد بحال نہیں کی جائے گی۔ بہت لیت و لعل کے بعد بالآخر اسرائیل نے کام بند کر دیا۔ کام بند ہوتے ہی امریکہ نے بھی مالی امداد سے پابندی ہٹالی۔ چنانچہ بندش ہٹنے کی تقریب پر خود وزیر خارجہ کی طرف سے دو کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر کی امداد کا باقاعدہ اعلان ضروری تھا۔ تاکہ اس "ناخوشگوار" اقدام کی تلافی ہو سکے۔

اس میں شک نہیں پسماندہ ملکوں کو مالی یا اقتصادی امداد بہم پہونچانے کا جذبہ قابل قدر ہے۔ اور اس بناء پر امریکہ نے اقوام عالم میں جو مثال قائم کی ہے۔ وہ یقیناً اس قابل ہے۔ کہ اسے خوب سراہا جائے۔ ابھی حال ہی میں امریکہ کے صدر مسٹر آئزن ہاور نے اعلان کیا تھا۔ کہ ہم اقوام عالم کے درمیان اسلحہ سے نہیں بلکہ محبت و پیار اور باہمی امداد کے ذریعہ امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ایک ایسی دنیا تعمیر ہو سکے۔ کہ جس میں تمام لوگ خوش حال ہوں۔ اور وہ کار آمد شہریوں کے طور پر باعزت زندگی بسر کر سکیں۔ لیکن مملکت اسرائیل کے معاملے میں امریکہ جس روش پر قائم چلا آرہا ہے۔ وہ ہر چند کہ بے مثال فیاضی پر دلالت کرتی ہے۔ تاہم امداد و اعانت کے اس جذبے کے شایان شان نہیں ہے۔ کیونکہ اسرائیل کی مملکت جس طرح قائم کی گئی ہے۔ اور جس طور پر اس کو ہر طرح کی امداد دی جا رہی ہے۔ وہ قیام امن میں ممد ہونے کی بجائے ایک نئے فساد کی بنیاد رکھنے اور امن عالم کے لئے ایک نیا خطرہ پیدا کرنے کا موجب بنی ہوئی ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اعراب فلسطین کو ان کے گھروں سے نکال کر ان کا وطن ایک غیر قوم کے حوالے کر دیا گیا۔ اور اب جبکہ وہ غیر قوم فلسطین کے محدود وسائل کے پیش نظر اس قابل نہیں ہے۔ کہ اپنی مجرد کوششوں کے بل پر مملکت کا وجود برقرار رکھ سکے۔ تو ہر قسم کی امداد بہم پہونچا کر اس نام نہاد مملکت کو زندہ رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ اسرائیل نے گزشتہ چند سالوں میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اور یہ کہ فلسطین کا وہ حصہ جو ان کے زیر نگیں ہے جنت نظیر بنا ہوا ہے۔ حالانکہ جو لوگ اصل حالات سے باخبر ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ظاہری ٹیپ ٹاپ کے باوجود اسرائیل کی حالت دگرگوں ہے صنعتی میدان میں اس نے جو ترقی کی ہے۔ اور اسکے نتیجہ میں عوام کا جو معیار زندگی بلند ہوا ہے۔ وہ سب غیر ملکی امداد کا مرہون منت ہے۔ اگر آج غیر ملکی امداد کا سلسلہ جاری نہ رہے۔ تو اس کے لئے اپنی ہستی کو برقرار رکھنا مشکل ہو جائے۔ وہ کسی ایک معاملے میں بھی خود کفیل نہیں ہے۔ اس کے ہاں غیر ملکی اشیاء کی درآمد اس کے اپنے مال کی برآمد سے پانچ گنا زیادہ ہے۔ پچھلے سال اس نے جو سٹرلنگ حاصل کیے وہ زرمبادلہ کی اس رقم کا جو اس نے خرچ کی صرف بیس فیصدی تھا۔ باقی تمام کمی قرضوں غیر ملکی تحفوں اور امریکی امداد کے ذریعہ پوری کی گئی۔ گزشتہ سال بجٹ کا قریباً تین چوتھائی حصہ بیرونی ملکوں ہی نے پورا کیا۔ اس پر مزید یہ کہ اس نے جو قرضے لے رکھے ہیں۔ ان کا بیشتر حصہ آئندہ ایک سال کے اندر اندر واجب الادا ہو جائے گا۔ اس میں شک نہیں غیر ملکی امداد کی بدولت مشینری اور کارخانوں کی بھرمار ہے۔ لیکن پیداوار کی رفتار بہت کم ہے۔ زرمبادلہ نہ ہونے کی وجہ سے خام مال بآسانی دستیاب نہیں ہو رہا۔ اسی طرح خوراک کے اعتبار سے بھی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ اصل ضرورت کے مقابلہ میں صرف ایک تہائی اناج پیدا ہوتا ہے۔ باقی تمام اناج باہر سے منگوانا پڑتا ہے۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے پاس نہ پانی وافر مقدار میں ہے۔ اور نہ کاشتکار ہی میسر ہیں۔ کیونکہ آبادی کی اکثریت صنعت کار ہے یا تجارت پیشہ یہ وہ حقائق ہیں جو یہودی پروپیگنڈے کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ ورنہ خود امریکہ کے مسٹر ایڈلائی اسٹیونسن جو دنیا کا سفر کرنے کے بعد حال ہی میں امریکہ واپس پہونچے ہیں ان حقائق کی تصدیق کر کے دنیا پر آشکار کر چکے ہیں کہ اسرائیل صرف اور صرف غیر ملکی امداد پر جی رہا ہے

اسرائیل اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ امداد بہر حال ایک نہ ایک روز بند ہو جائے گی۔ اور یہ کہ ان ہمسایہ ممالک کی طرف سے کہ جن کے درمیان زبردستی ایک نئی کالونی کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ تعاون کا سوال پیدا ہوا اور نہ ہوگا۔ ان حالات میں خود کفیل ہونے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ قبل اسکے کہ امریکہ برطانیہ اور دیگر مغربی طاقتوں کی طرف سے امداد ملنی بند ہو۔ ان کی موجودہ سرپرستی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مملکت کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے اور اسکے وسائل کو بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ وہ اقوام متحدہ کے فیصلوں کو ٹھکراتے اور جارحانہ سرگرمیاں جاری رکھنے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ اردن میں قبیہ نامی گاؤں پر اسرائیل کے مسلح سپاہیوں نے حملہ کر کے وحشت و بربریت کی جو تازہ مثال قائم کی ہے۔ وہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ خلاصہ یہ کہ مغربی طاقتوں کی بے حساب امداد ہی وہ بنیاد ہے جس پر اسرائیل کے جارحانہ عزائم پروان چڑھ رہے ہیں۔ اور امریکہ کے صدر مسٹر آئزن ہاور کا یہ کہنا کہ ہم اسلحہ کی بجائے محبت و پیار اور باہمی امداد کے ذریعہ امن قائم کرنا چاہتے ہیں کم از کم اسرائیل کے معاملے میں غلط ثابت ہو رہا ہے۔ اگر واقعی امریکہ دنیا میں محبت و پیار اور امداد باہمی کے ذریعہ امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ کسی ایک آدھ واقعہ سے متاثر ہو کر عارضی پابندی لگانے کی بجائے اسرائیل کو مالی امداد دینے کی پالیسی پر نظر ثانی کرے۔ اور اس کو مستقل نوعیت کی ایسی کڑی شرائط کے ساتھ مشروط کر دے۔ کہ اس کی بنا پر اسرائیل کے جارحانہ عزائم کو کسی قسم کی تقویت نہ پہونچ سکے۔ اور وہ اقوام متحدہ کے فیصلوں کا احترام کرنے پر مجبور ہو جائے۔ لیکن اگر امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور وہ اسرائیل کو غیر مشروط طور پر امداد دینا چاہتے ہیں۔ تو پھر دنیا صدر آئزن ہاور کے اس اعلان کو بھی کہ امریکہ محبت اور امداد باہمی کے ذریعہ امن قائم کرنا چاہتا ہے "مصلحت" پر ہی محمول کرے گی ؛

قافلہ قادیان کے متعلق

ایک ضروری اعلان

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ——

(۱) قافلہ قادیان ۱۹۵۳ء کے لئے بعض احباب نے درخواستیں تو میرے دفتر میں بھجوا دی ہیں مگر حسب اعلان و حسب قاعدہ اپنے پاسپورٹ سائز کے چھ عدد فوٹو اپنی درخواستوں کے ہمراہ ارسال نہیں کئے۔ جن کی وجہ سے ان کے پاسپورٹ فارم پُر کر کے حسب ضابطہ سرکاری دفتر میں داخل نہیں کئے جا سکتے۔

(۲) اسی طرح جو دوست گزشتہ سال قافلہ قادیان میں گئے تھے۔ اور ان کے پاسپورٹ مکمل ہیں۔ ان میں سے بھی بعض نے اپنی درخواستوں کے ساتھ پاسپورٹ سائز کے تین عدد فوٹو شامل نہیں کئے۔ جن کی وجہ سے ان کا پاسپورٹ تو بے شک مکمل ہے۔ مگر ان کا ویزا حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

(۳) لہذا ہر قسم کے قدیم اور جدید احباب اپنے فوٹو بلا توقف دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ ورنہ ان کی درخواستوں پر کوئی کارروائی نہیں ہو سکے گی۔

(۴) یہ یاد رہے کہ جہاں نئے جانے والوں کی طرف سے چھ عدد فوٹوؤں کی ضرورت ہے وہاں گزشتہ سال قافلہ میں شریک ہونے والوں کی طرف سے صرف تین عدد فوٹو درکار ہیں۔ اس کے متعلق فوری کارروائی ہونی چاہیئے ؛

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ
(دیکم نومبر ۱۹۵۳ء)

احباب اپنے غریب بھائیوں کے لئے پارچات لائیں

ربوہ میں بعض غریب اور بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم پاتے ہیں نیز بعض ایسے غرباء ہیں جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے۔ کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استعداد اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے غریب بھائیوں یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعملہ پارچات فوراً بھجوا دیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں ؛

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

کیا روح جسم سے علیحدہ کوئی مستقل وجود ہے یا نہیں ہے؟

حیاتِ آخرت کے متعلق ایک اہم سوال اور اس کا جواب

(از مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

روح کا مستقل وجود

حیاتِ آخرت کے تعلق میں ایک فلسفی کے لئے سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ اس کے نزدیک روح کا مستقل وجود کوئی نہیں۔ جو جسم سے علیحدہ حقیقت رکھتا ہو۔ اور یہ کہ اس مادی دنیا سے الگ کوئی اور عالم ہے یا نہیں۔ یہ بات اس کی عقل و فہم میں نہیں آتی۔ اس لئے وہ حیاتِ آخرت کا منکر ہے۔ اس کے نزدیک انسان و حیوان دونوں پر زندگی کے قوانین یکساں طور پر جاری و ساری ہیں۔ اور یہ ہر دو نوع کے جاندار ایک ہی قانونِ قدرت کے ماتحت ہیں۔ ان کے درمیان اگر کوئی مابہ الامتیاز ہے۔ تو وہ بھی قوانینِ طبعیہ کے مادی حدود کے اندر ہی محصور ہے۔ اس قسم کے خیالات ایک فلسفی کے لئے سدِ سکندری بن گئے ہیں۔ اور وہ قاصر ہے۔ اس بات کے باور کرنے سے کہ روحِ انسانی کے نشوونما اور اس کی ترقیات کی جولانگاہ مادی اور زمینی حدود سے وسیع تر ہے۔ لیکن اگر انسانی پیدائش کی ابتداء اور انتہا پر اور اپنے نفس پر غور کیا جائے۔ تو مذکورہ بالا دونوں باتوں کا سمجھنا مشکل نہیں۔ نفسِ ناطقہ جسے علم النفس کی اصطلاح میں "میں" کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اپنے باطنی شعور اور وجدان میں اپنے احساسات و محسوسات میں اپنے ادراکِ خفی و جلی اور مدرکات میں، اپنے تصورات و تخیلات میں اور اپنے سارے باطنی نظام میں الگ تھلگ بطور ایک حاکم کے کارفرما ہے۔ ہر احساس و محسوس، ہر ادراک و مدرک اور ہر تصور و متصور اور ہر تخیل و متخیل شے کے ساتھ ساتھ یہ "میں" اپنی ہستی اور انانیت کو الگ اور بالا رکھتے ہوئے ہر انسان سے اپنے تئیں منواتا اور کہتا ہے کہ "میں سوچتا ہوں" "میں محسوس کرتا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں۔ میں سنتا ہوں۔ سوچی سمجھی اور دیکھی سنی شے کے متعلق میرا یہ فیصلہ ہے۔" اس میں لذت و الم، محبت و نفرت، پسندیدگی و ناپسندیدگی۔ خوشی و رنج اور شاخ در شاخ اضداد کی کائنات موجود ہے۔ جو جسمانی کائنات سے بالکل اوپری اور ایک الگ نئی قسم کی پیدائش کا نمونہ ہوتی ہے۔ یہ "میں" اس ساری باطنی کائنات پر شعوری اور غیر شعوری حالت میں ضبط و ربط رکھتا ہوا معلوم دیتا ہے۔ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کریں کہ اس "میں" کو باطنی کائنات کا ایک ترکیبی حصہ بتائیں۔ اور ممکن ہے کہ وہ کسی وقتی رو میں اپنی باطنی کائنات کا حصہ بھی بن جائے۔ اور اس میں غائب ہو جائے۔ مگر وہ ایک نہ ایک وقت ضرور ابھرے گا۔ اور کہیگا "اوہو! میں نے غلطی کی، مجھے یوں نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ بلکہ یوں کرنا چاہیئے"۔ ہر شخص "میں" کے اس الگ تھلگ وجود اور اس کی حاکمانہ حیثیت کو اپنے اندر ضرور محسوس کرتا ہے۔ وہ "میں" ایک نور کی شمع ہے۔ جو انسان کے اندر جلائی گئی ہے۔ جس کا اپنا ایک الگ ماحول ہے۔ ایک واضح اور معین نظام ہے۔ جس کی کائنات لطیف در لطیف ہے۔ جس کے عناصر باوجود اضداد در اضداد ہونے کے اپنی یکجانِ ہستی میں اس ایک حاکم کی بدولت وحدتِ تامہ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ظاہری کائنات میں اس کے متضاد عناصر ایک قادرِ مطلق ہستی کے طفیل وحدتِ تامہ کا منظر پیش کر رہے ہیں۔

مذکورہ بالا حقیقتِ محسوسہ کے ساتھ اگر ایک اور قسم کے مشاہدات بھی ملحوظ رکھے جائیں۔ تو روح کے مستقل وجود کے متعلق شبہات کا لبہت کچھ ازالہ ہو سکتا ہے۔ اور یہ وہ مشاہدات ہیں۔ جو انبیاء علیہم السلام اور ان سے فیض یافتہ لوگوں کی زندگیوں میں بھی آئے دن دکھائے جاتے ہیں۔ یہ مشاہدات خیالی نہیں بلکہ واقعاتی شہادت اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ نہ صرف نیند کی حالت میں بلکہ عین بیداری میں بیٹھے ہوئے یا کھڑے جبکہ جسمانی ہوش و حواس ایک لحظہ کے لئے معطل ہو جاتے ہیں۔ وہ "میں" مادی حدود مکانی و زمانی کے ماورا دیکھتا اور سنتا ہے۔ اور پھر عامۃ الناس کو بتاتا ہے۔ کہ اب ایسا دیکھا گیا ہے۔ اور یہ یہ باتیں سنی گئی ہیں۔ اور اس کی شنیدہ اور دیدہ باتیں دور و نزدیک اور اپنوں اور غیروں سے پیش آنے والے واقعات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور اپنے اپنے وقت میں پوری ہوتی ہیں۔ اس قسم کی واقعاتی شہادتیں کثرت سے ہیں۔ اور جس اپنی "میں" کی الگ تھلگ ہستی کو ہر شخص اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ یہ شہادتیں اس کے مستقل کیانِ حیات کے متعلق ایک ناقابلِ انکار ثبوت بن جاتی ہیں۔ خصوصاً جب وہ غیر معمولی وسعت ملحوظ رکھی جائے۔ جو قویٰ البشریہ میں عالمِ ملکوت سے اتصال حاصل ہونے پر پیدا ہوتی ہے۔ بے شک دنیا میں بہت سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو ان مشاہدات سے محروم ہیں۔ مگر ان کی یہ محرومی دلائل و براہین کے دائرہ میں منفی حیثیت رکھتی ہے۔ اس محرومی سے یہ استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ روح وغیرہ کچھ نہیں۔ کیونکہ ایسے محروم لوگوں کے بالمقابل ایسے اشخاص بھی تو بے شمار ہیں۔ جنہیں اپنی روح کے مستقل وجود اور اس کی غیر معمولی طاقتوں کا ایسا ہی مشاہدہ کرایا گیا ہے۔ کہ ان کے اس کھلے کھلے مشاہدہ کی واقعاتی شہادت میں دوسرے لوگ بھی شریک رہتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اثباتی شہادت کے بالمقابل سلبی (نفی) کی شہادت کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ سینکڑوں لوگوں کا تجربہ ہے۔ کہ کونین کا استعمال ملیریا یا بخار کے بیمار کو شفا دیتا ہے۔ اور اگر کسی بیمار کو کونین سے فائدہ نہیں پہنچا۔ تو اسے فائدہ نہ پہنچنے سے کونین کی اس تاثیر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جس کا تجربہ سینکڑوں انسانوں کو ہو چکا ہے۔ یہی اثباتی دلیل انبیاء علیہم السلام اور مقدس لوگوں کے مشاہدات سے روح کے مستقل وجود پر قائم ہوتی ہے۔ یہ دلیل ایک فلسفی کو اگر وہ سچا فلسفی ہے رد نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ اپنی لاعلمی کا اقرار اسے زیب دیگا بہ نسبت اس کے کہ وہ انکار کا پہلو اختیار کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو منعم علیہ گروہ اور زمرہ عارفین میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں:

"جاننا چاہیئے۔ کہ عالمِ آخرت درحقیقت دنیوی عالم کا ایک عکس ہے۔ اور جو کچھ دنیا میں روحانی طور پر ایمان اور ایمان کے نتائج اور کفر اور کفر کے نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ عالمِ آخرت میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی یعنی جو اس جہان میں اندھا ہے وہ اس جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ ہمیں اس تمثلی وجود سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیئے اور ذرا سوچنا چاہیئے۔ کہ کیونکر روحانی امور عالمِ رؤیا میں متمثل ہو کر نظر آ جاتے ہیں۔ اور عالمِ کشف تو اس سے بھی عجیب تر ہے۔ کہ باوجود عدمِ غیبتِ حس اور بیداری کے روحانی امور طرح طرح کے جسمانی اشکال میں انہی آنکھوں سے دکھائی دیتے ہیں۔ جیسا کہ بسا اوقات عین بیداری میں ان روحوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ جو اس دنیا سے گذر چکی ہیں۔ اور وہ اسی دنیوی زندگی کے طور پر اپنے اصلی جسم میں اسی دنیا کے کپڑوں میں سے ایک پوشاک پہنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور باتیں کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات ان میں سے مقدس لوگ باذنہٖ تعالیٰ آئندہ کی خبریں دیتے ہیں۔ اور وہ خبریں مطابق واقعہ نکلتی ہیں۔ بسا اوقات عین بیداری میں ایک شربت یا کسی کا میوہ عالمِ کشف سے ہاتھ میں آتا ہے۔ اور کھانے میں نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ اور ان سب امور میں یہ عاجز خود صاحبِ تجربہ ہے۔ کشف کی اعلیٰ قسموں میں سے یہ ایک قسم ہے۔ کہ بالکل بیداری میں واقع ہوتی ہے۔ اور یہاں تک اپنے ذاتی تجربہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک شیریں طعام یا کسی قسم کا میوہ یا شربت غیب سے نظر کے سامنے آ گیا ہے۔ اور وہ ایک غیبی ہاتھ سے منہ میں پڑ جاتا ہے۔ اور زبان کی قوتِ ذائقہ اس کے لذیذ طعم سے لذت اٹھاتی جاتی ہے اور دوسرے لوگوں سے باتوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ اور حواسِ ظاہری بخوبی اپنا اپنا کام دے رہے ہیں۔ اور یہ شربت اور میوہ بھی کھایا جا رہا ہے اور اسکی لذت اور حلاوت بھی ایسی ہی کھلے کھلے طور پر معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ وہ لذت اس لذت سے نہایت الطف ہوتی ہے۔ اور یہ ہرگز نہیں کہ وہ وہم ہوتا ہے۔ یا صرف بے بنیاد تخیلات ہوتے ہیں۔ بلکہ واقعی طور پر وہ خدا جس کی شان بکل خلق علیم ہے۔ ایک قسم کے خلق کا تماشا دکھا دیتا ہے۔ پس جبکہ اس قسم کے خلق اور پیدائش کا دنیا میں ہی نمونہ دکھائی دیتا ہے۔ اور ہر ایک زمانہ کے عارف اس کے بارے میں گواہی دیتے چلے آئے ہیں۔ تو پھر وہ تمثلی خلق اور پیدائش جو آخرت میں ہوگی۔ اور میزانِ اعمال نظر آئے گی۔ اور پل صراط نظر آئے گا۔ اور ایسا ہی بہت سے امور روحانی جسمانی تشکل کے ساتھ نظر آئیں گے۔ اس سے کیوں عقلمند تعجب کرے۔ کیا جس نے یہ سلسلہ تمثلی خلق اور پیدائش کا دنیا میں ہی عارفوں کو دکھا دیا ہے۔ اس کی قدرت سے یہ بعید ہے۔ کہ وہ آخرت میں بھی دکھا دے۔ بلکہ ان تمثلات کو عالمِ آخرت سے نہایت مناسبت ہے۔ کیونکہ جس حالت میں اس عالم میں جو کمال انقطاع کا تجلی گاہ نہیں ہے۔ یہ تمثلی پیدائش تزکیہ یافتہ لوگوں پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ پھر عالمِ آخرت میں جو اکمل اور اتم انقطاع کا مقام ہے۔ کیوں نظر نہ آوے۔

عالمِ آخرت مصور کائنات کی تمثلی خلق کا نمونہ ہوگا

یہ بات بخوبی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ انسانِ عارف پر اسی دنیا میں وہ تمام عجائبات کشفی رنگوں میں کھل جاتے ہیں۔ کہ جو ایک محجوب آدمی قصہ کے طور پر قرآن کریم کی ان آیات میں پڑھتا ہے جو معاد کے بارے میں خبر دیتی ہیں۔ سو جس کی نظر حقیقت تک نہیں پہنچتی۔ وہ ان بیانات سے تعجب میں پڑ جاتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا عدالت کے دن تخت پر بیٹھنا اور ملائک کا صف باندھے کھڑا ہونا اور ترازو میں تلنا اور لوگوں کا پل صراط پر سے چلنا اور سزا جزا کے بعد موت کو بکرے کی طرح ذبح کر دینا۔ ایسا ہی اعمال کا خوش شکل یا بدشکل انسانوں کی طرح لوگوں پر ظاہر ہونا اور بہشت میں دودھ اور شہد کی نہریں چلنا وغیرہ وغیرہ یہ سب باتیں صداقت اور معقولیت سے دور معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن یہ تمام شکوک اس ایک ہی نقطہ کے حل ہونے سے رفع ہو جاتے ہیں۔ کہ عالمِ آخرت ایک تمثلی خلق کا عالم ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے۔ کہ وہ بعض اشیاء کو تمثلی طور پر ایسا ہی پیدا

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

گناہوں سے بچنا اور نیکیوں کو اختیار کرنے کے ذرائع

ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک پر معارف تصنیف منہاج الطالبین میں سے چند امور کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس تصنیف میں حضور نے اصلاح اعمال اور قرب الٰہی کے نہایت لطیف گر تفصیل سے پیش فرمائے ہیں۔

انسان کامل بننے کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ انسان کا تعلق خدا تعالیٰ سے بھی درست ہو اور مخلوق سے بھی درست ہو۔ خدا تعالیٰ سے تعلق کی درستی کے یہ معنے ہیں کہ (۱) ان افعال سے اجتناب کرے جو اس تعلق کو توڑنے والے ہوں۔ اور (۲) ان افعال پر کاربند ہو۔ جو اس تعلق کو بڑھانے والے ہوں۔ اس طرح مخلوق سے تعلقات کی درستی کے یہ معنے ہیں کہ (۱) انسان کا اپنے نفس سے تعلق درست ہو۔ یعنی ان امور سے مجتنب رہے جو اس کے دل کو خراب کرنے والے ہوں۔ اور ان امور پر عمل کرے جن سے دل پاک ہوتا ہو (۲) اس طرح اس کے تعلقات بنی نوع انسان سے بحیثیت جماعت درست ہوں۔ اور پھر نہ صرف انسانوں سے بلکہ خدا تعالیٰ کی دوسری مخلوق سے بھی اس کے تعلقات درست ہوں۔ دین دو شقوں میں منقسم ہے۔ اول اخلاق۔ دوم روحانیت انسان کے اعمال کا وہ حصہ جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے۔ اخلاق کہلاتا ہے۔ اور معاملہ جب خدا تعالیٰ سے کیا جائے۔ تو اسے روحانیت کہتے ہیں۔ تکمیل روحانیت کے لئے ان (۱) ان پہلوؤں کا درست ہونا ضروری ہے۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خلق اس حالت کا نام ہے جبکہ طبعی تقاضے قوت فکر کے ساتھ ملا دیئے جائیں اور ان تقاضوں سے کام لینے والی ہستی مقتدرہ ہو یعنی چاہے تو ان سے کام لے اور چاہے تو ترک کر دے اگر یہ افعال ایسے وجود سے ظاہر ہوں۔ جس میں قوت فکریہ نہ ہو تو وہ طبعی تقاضے کہلاتے ہیں۔ جیسے حیوان کہ وہ بھی محبت اور پیار کرتے ہیں۔ مگر کوئی انہیں با اخلاق نہیں کہتا۔ پھر اگر یہ افعال ایسے وجودوں سے ظاہر ہوں۔ جنہیں خاص رنگ میں بنایا گیا ہو۔ جیسے نباتات یا جمادات تو انہیں ظہور قدرت کہیں گے۔ اخلاق کے بعد اخلاقِ حسنہ کی تعریف کا سوال آتا ہے۔ وہ تعریف یہ ہے کہ جو افعال عقل اور شریعت کے ماتحت کئے جائیں۔ اور ساتھ ہی یہ بات بھی پائی جائے کہ ان کا مرتکب اپنی مرضی اور ارادہ اور مقدرت سے ان افعال کو کرے اور وہ اعمال خدا تعالیٰ کی صفات کے مطابق ہوں۔ تو وہ اخلاق حسنہ کہلائیں گے۔

اخلاق کی جڑ چھ قوتیں ہیں۔ جو نہ صرف انسانوں میں بلکہ حیوانات اور نباتات اور جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں اور ان ذرات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ جن سے جمادات بنتے ہیں وہ یہ ہیں۔ اول قوت جذب یعنی کھینچنے کی طاقت جو ہر ذرہ میں پائی جاتی ہے اور اس کے بالمقابل قوتِ میل ہے یعنی کھنچا جانا اور جھکنا۔ دوم قوتِ دفع جس کے مقابلہ میں قوتِ اعراض ہے سوم قوتِ افنا جس کے مقابلہ میں فناء کی خصوصیت ہے۔ چہارم قوتِ القاء جس کے مقابلہ میں بقا کی خصوصیت ہے۔ پنجم قوتِ اظہار جس کے مقابلہ میں ظہور کی خصوصیت ہے۔ ششم قوتِ اخفاء جس کے مقابلہ میں خفا یعنی چھپنے کی خصوصیت ہے۔ یہ چھ طاقتیں جو مادہ کے باریک سے حصہ میں پائی جاتی ہیں۔ اخلاق کی بنیاد ہیں۔ اور یہی ترقی کرتے کرتے انسان میں ایک حیرت انگیز صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور انہی خصوصیتوں کا ظہور جب انسان میں ایک نئے رنگ میں ہوتا ہے تو اسے خلق کہتے ہیں۔ گویا یہ چھ خاصیتیں جب تک جمادات میں کام کرتی ہیں انہیں طاقتیں کہتے ہیں۔ نباتات میں آتی ہیں تو انہیں حسیں کہتے ہیں۔ حیوانات میں آتی ہیں تو انہیں طبعی تقاضے کہتے ہیں۔ اور جب انسان میں ارادہ اور فکر کے ماتحت ان کا ظہور ہوتا ہے تو انہیں خلق کہتے ہیں۔ جذب کی خصوصیت سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال وہ عاشقانہ محبت ہے۔ جو ایک مرید اپنے پیر سے شاگرد استاد سے۔ اور محب اپنے محبوب سے کرتا ہے۔ یعنی وہ اس کے حسن کو دیکھ کر جو قوت جذب رکھتا ہے اس طرف جھک جاتا ہے۔ یہ قوت جب عقل اور مقتضائے وقت کے ماتحت ہو تو خلقِ حسن کہلائے گی۔ اور جب ایسی نہ ہو تو آوارگی کہلائے گی۔

قوتِ دفع سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال میں بہادری کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ گالیاں دینے کی عادت بھی اسی خاصیت کی ایک شاخ ہے۔ کیونکہ اس کی غرض بھی دوسرے کے الزام یا حملہ یا ظلم کو اپنے سے دور کرنا ہوتی ہے۔

فنا کی خاصیت سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے ایثار جذبۂ ایثار میں انسان فنا ہونے کا فیصلہ کر لیتا ہے دوسری مثال اس جذبہ کی احسان ہے۔ جس میں ایک شخص دوسرے کے لئے اپنا حق چھوڑ کر ایک حد تک اپنے لئے فناء کا سامان پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح فنا کی خاصیت سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال قتل و غارت ہے۔ کہ ان اخلاق کی تہ میں افنا کی خواہش ہوتی ہے۔

القا کی خاصیت کے ماتحت پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال میں سخاوت اور احسان کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ قوتِ اظہار کے ماتحت افشاء سر۔ ریا۔ بے حیائی۔ اور صدق پیدا ہوتے ہیں۔ اور قوتِ اخفاء کے نتیجے میں جھوٹی گواہی۔ رازداری۔ اور جھوٹ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ غرض انسانی اخلاق مادہ کے خواص کی ایک ترقی یافتہ صورت ہیں۔

با اخلاق کسے کہتے ہیں

با اخلاق اسے نہیں کہتے جس میں سب خوبیاں ہی خوبیاں پائی جائیں۔ بلکہ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں وہ اچھے اخلاق والا ہے۔ اور جس کی بدیاں زیادہ ہوں وہ بد اخلاق ہے۔ اخلاق خواہ کسی حد تک گر جائیں۔ ان کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ فطرت کا میلان نہ نیکی کی طرف ہے نہ بدی کی طرف ہاں اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ مقدرت دی ہے کہ وہ اپنی قابلیتوں کو نیک یا بد طور پر استعمال کر سکے پس وہ سیدھا راستہ دکھا کر چھوڑ دیتا ہے۔ کسی راہ پر چلنے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ دنیا میں برائی زیادہ نہیں بلکہ نیکی زیادہ ہے۔ لوگ اس وجہ سے بدی کو غالب سمجھتے ہیں۔ کہ (۱) وہ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کافر زیادہ ہیں اور مومن کم (۲) اکثر انسانوں میں عیوب زیادہ ہیں۔ مگر یہ دونو امور ہرگز ثابت نہیں ہوتے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں کافر کہلانے والے زیادہ ہیں۔ کافر زیادہ نہیں۔ چنانچہ اگر تحقیق کی جائے تو اکثر آدمی وہی ملیں گے جن پر باطنی حجت پوری نہیں ہوئی۔ گو ان کا نام ظاہر شریعت کی بنا پر کافر ہی رکھا جائے۔ مگر ان میں خدا کے نزدیک کفر کی حقیقت نہیں پائی جاتی۔ دوسرے انسانوں کے اعمال کو مجموعی طور پر دیکھ کر بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ لوگوں میں اکثر نیکیاں ہیں۔ اور بدیاں کم ہیں۔ ہاں بدی چونکہ نمایاں نظر آتی ہے۔ اس لئے لوگ اس کا پلہ غلطی سے بھاری سمجھتے ہیں۔ اخلاق کی اس بحث سے ظاہر ہے۔ کہ باکمال انسان وہ ہے جو اس حد تک گناہ سے بچے کہ اس کی روح ہلاکت اخروی سے بچ جائے۔ اور اس حد تک نیکی کرے کہ خدا تعالیٰ کے وصال کی طرف قدم مارنے کی قوت اس میں پیدا ہو جائے۔

گناہ پیدا ہونے کے وجوہ اور تربیت کے طریق

گناہ وہ عمل ہے۔ جس سے انسان کی روح بیمار ہو جاتی ہے۔ اور رویت الٰہی کے قابل نہیں رہتی۔ اور نیکی وہ اعمال ہیں جن سے انسانی روح کو اتنی طاقت حاصل ہو جائے کہ وہ رویت الٰہی کے قابل ہو جائے۔

گناہ کی تین اقسام ہیں (۱) دل کا گناہ (۲) زبان کا گناہ (۳) جوارح کا گناہ۔ اسی طرح نیکی کی بھی تین قسمیں ہیں۔ (۱) دل کی نیکی (۲) زبان کی نیکی (۳) جوارح کی نیکی۔ گناہ کی ابتداء مندرجہ ذیل امور سے ہوتی ہے۔ اول جہالت یا عدم علم سے۔ اس جہالت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مستقل دوسرے عارضی یعنی باوجود علم کے ایک وقت انسان جاہل کی طرح ہو جاتا ہے اور اس کے مندرجہ ذیل اسباب ہوتے ہیں۔ (۱) لالچ (۲) غصہ (۳) سخت ضرورت (۴) صحت کی خرابی (۵) سخت خوف (۶) سخت محبت (۷) انتہائی امید (۸) سخت مایوسی (۹) عادت (۱۰) خواہش کی زیادتی (۱۱) خواہش کی کمی (۱۲) ورثہ۔ دوسری چیز جس سے گناہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ صحبت کا اثر ہے گناہ کا تیسرا موجب غلط علم ہے۔ اسی طرح (۴) عادت (۵) سستی اور غفلت (۶) قوت موازنہ کا نقصان (۷) اور زیادہ کی خواہش [illegible] گناہ [illegible] سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

نظم

(از مکرم مولوی مصلح الدین احمد صاحب راجیکی)

وہ جانِ عالم نہاں بھی ہو کر دل و نظر سے نہاں نہیں ہے
قدم قدم پر نشاں ہے اس کا قدم قدم کا نشاں نہیں ہے

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے نورِ جہاں سراپا
کوئی بھی ہستی نہیں ہے ایسی وہ جس کی روحِ رواں نہیں ہے

یہ اپنی اپنی نظر کے دھوکے ہیں ورنہ اس صحنِ آب و گل میں
ہزار ایسے ہیں طور و سینا کہ جن کا وہم و گماں نہیں ہے

نہ سرفرازی سے کوئی مطلب نہ سرفروشی سے کوئی خطرہ
غمِ محبت کے سوگواروں کو خوفِ سود و زیاں نہیں ہے

کوئی بہائے کہ آپ ٹپکے کسی کے دیدۂ تر سے بہہ کر
یہی نوشتہ ہے خونِ دل کا کہ خونِ دل رائیگاں نہیں ہے

کبھی ستانا کبھی رلانا کبھی کسی پر تبر چلانا
ذرا تو سوچو اے ہمنشینو کہ کیا غریبوں میں جاں نہیں ہے؟

یہ کس نے تم کو بتا دیا ہے کہ اس ستم کی سزا نہ ہو گی
زمیں یہ اب وہ زمیں نہیں ہے کہ آسماں آسماں نہیں ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ احمدیہ کی کتب

صیغہ بک ڈپو تالیف و تصنیف نے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد کتب طبع کروائی ہیں۔ ملکی تقسیم کے وقت سابقہ تمام کتب قادیان میں رہ گئی تھیں۔ اور پاکستان میں ان کتب کا ملنا مشکل ہو رہا تھا۔ اب جبکہ یہ کتب آپ کے قومی کتب خانہ سے طبع کروائی گئی ہیں۔ تو احباب جماعت کا فرض ہے کہ ان کتب کو بکثرت خرید کر مطالعہ کریں۔ اس سے صیغہ ہذا کی امداد ہوگی اور دوسری کتب بھی طبع کروائی جا سکیں گی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی رقم فرمودہ تفسیر کبیر جلد اول اور ششم اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی رقم کردہ سیرت خاتم النبیین حصہ سوم بھی یہاں سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب ایک کارڈ لکھ کر حاصل کریں۔

(انچارج صیغہ بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ)

موصی احباب کیلئے اعلان

بعض سیکرٹری صاحبان لاپرواہی سے موصیوں کا چندہ بلا تفصیل بھیج دیتے ہیں یا چندہ عام میں داخل کروا دیتے ہیں۔ جب ان کے پاس مرکز سے رسید تفصیل وار ملے۔ تو اس کی اچھی طرح پڑتال کر لینی چاہیئے۔ اگر کوئی غلطی ہو۔ تو محاسب صاحب کو لکھ کر جلد از جلد اصلاح کرائی جائے۔ کیونکہ سال ختم ہونے کے بعد یہ رقوم تبدیل نہیں ہو سکتیں۔ اس طرح موصیوں کو نقصان ہوتا ہے۔ اور صیغہ ہذا کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ ایسی سب رقوم جن کی تفصیل نہ ملے یا چندہ عام میں داخل ہو جائیں۔ پھر وہ سال کے ختم ہونے پر وصیت میں منتقل نہیں ہو سکتیں بلا تفصیل کی رقوم کے متعلق ناظر صاحب بیت المال جوابی کارڈ کے ذریعے سیکرٹری صاحب سے تفصیل مانگتے ہیں۔ پھر اخبار میں اعلان کرتے ہیں۔ جب کسی طرح سیکرٹری صاحب جواب نہیں دیتے۔ تو وہ رقم چندہ عام میں داخل کر دی جاتی ہے۔ اس لئے ایسی رقوم کے متعلق جلد از جلد اصلاح کرائی جایا کرے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

منسوخی وصایا

حسب ذیل وصایا صدر انجمن نے منسوخ کر دی ہیں :-

۱۔ عبد الغنی صاحب گنجیال ضلع سرگودھا ۱۳۸۱ بوجہ بقایا ازائد از چھ ماہ
۲۔ خورشید عالم صاحب کھیوہ باجوہ وصیت ۹۵۲۹ ان کی اپنی درخواست پر
۳۔ سید احمد شاہ صاحب مونگ ضلع گجرات ۱۱۲۵۰ 〃 〃 〃
۴۔ شیخ عبد الماجد صاحب۔ لاہور ۱۲۷۰۷
۵۔ آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ چکوال ۵۶۰۰ پریذیڈنٹ صاحب کی رپورٹ پر

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ٹورنامنٹ کی منسوخی کا اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ روزنامہ المصلح کراچی مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۳ء میں "ٹورنامنٹ کمیٹی ربوہ" کے عنوان کے تحت جو ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر کو کبڈی اور فٹ بال کے ٹورنامنٹ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اسے فی الحال منسوخ سمجھا جائے کیونکہ انہیں تاریخوں میں دوسری جگہوں پر بھی ٹورنامنٹ ہو رہے ہیں۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار میاں محمد اسمٰعیل صاحب چند گھنٹوں کی بیماری کے بعد ۲۰ اکتوبر کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو غریق رحمت فرمائے۔ اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خاکسار صوبیدار محمد یعقوب بی۔ اے۔ ایم۔ او۔ ای۔ محلہ اسلامی باغ حال بھیرہ)

تحریک جدید

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں بھی پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کر کے اور اس میں حصہ لینے کی مجھے توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا ہے" (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

اچھی طرح دیکھ لیں۔ کہ کیا تحریک جدید کے پہلے عظیم الشان دور میں انیس سال پورے ادا کر لئے؟

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلانات دار القضاء

(۱) مطالبہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ظہور احمد صاحب از حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں اللہ دتہ صاحب سیکرٹری تعاونی کمیٹی مجریہ قادیان مبلغ ۴۰۰/- روپیہ کی ڈگری حق اقبال بیگم صاحبہ بخلاف حمیدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری کمیٹی دی گئی ہے۔ حمیدہ بیگم صاحبہ تین ماہ کے اندر بقایا سے وصولی کا انتظام کریں۔ اور زر ڈگری اقبال بیگم صاحبہ کو ادا کریں۔ بصورت دیگر یہ ڈگری ان کی ذات کے خلاف متصور ہوگی جس کے لئے کسی نئے فیصلہ کی ضرورت نہ ہوگی میعاد برائے درخواست منسوخی فیصلہ ہذا یکطرفہ ایک ماہ ہے۔

چونکہ حمیدہ بیگم صاحبہ کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ اعلان اطلاع دی جا رہی ہے۔ (۲) ایک تضیہ بعنوان سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب جہلمی بنام مستری چراغ دین صاحب ولد نتھا سکنہ نواں پنڈ (قادر آباد) متصل قادیان حال مستوطن ڈگری منڈواں ڈاکخانہ بڈھا گورایہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں مستری چراغ دین صاحب کا موجودہ مکمل ایڈریس مطلوب ہے۔ لہٰذا وہ جہاں کہیں ہوں اپنے موجودہ پتہ اور کاروبار سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا موجودہ مکمل ایڈریس معلوم ہو تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ (۳) قاضی کرم الٰہی صاحب ولد قاضی عطا الٰہی صاحب مرحوم سکنہ چیہ سندھواں ضلع گوجرانوالہ کا جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ ربوہ چلے گئے ہیں موجودہ مکمل ایڈریس مطلوب ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم قاضی صاحب موصوف خود یا اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو ان کے موجودہ پتہ سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں۔ (۴) سید محمد نور صاحب سکنہ ربوہ ضلع جھنگ نے اپنے والد احمد نور صاحب کابلی مرحوم کی ربوہ میں ایک کنال اراضی واقعہ محلہ (س) دار الرحمت اپنے اور اپنی ہمشیرہ مریم بیگم صاحبہ بیوہ بازید خان صاحب مرحوم کے نام منتقل کئے جانے کی درخواست کی ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اس انتقال پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو۔ تو اس اطلاع کی اشاعت کے پندرہ یوم بعد تک اطلاع دے۔ ورنہ مدت مقررہ گذرنے پر فیصلہ کر دیا جائے گا۔ (ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

پتہ جات مطلوب ہیں

(۱) سید محمود اختر صاحب بی اے (سابق واقف زندگی) سابق کلرک دفتر رجسٹرار جنرل لاہور کے موجودہ ایڈریس کا اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو براہ مہربانی نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(۲) ملک بشیر احمد صاحب سابق ساکن دھرم کوٹ رندھاوا ہیڈ کانسٹیبل پولیس رجبہ پہلے شیخوپورہ میں تھے ان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کارروائی

جماعت اسلامی کے سرکردہ رکن امین احسن اصلاحی کا بقیہ بیان

لاہور ۳ رنومبر۔ آج فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں جماعت اسلامی کے سرکردہ رکن امین احسن اصلاحی دوبارہ پیش ہوئے۔ اس سے پہلے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل ملک عبدالرحمٰن خادم کی جرح ان پر جاری تھی کہ عدالت کا اجلاس آج کی تاریخ پر ملتوی ہو گیا تھا۔

آج انہوں نے اپنی جرح کو جاری رکھتے ہوئے اصلاحی صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کے خیال میں قومیت پر مبنی حکومت شیطانی اور مفسدانہ ہوتی ہے؟

جواب۔ جی ہاں

سوال کیا میں نے یہ صحیح سمجھا ہے کہ آپ کے خیال میں سیاسی مسلمان کے لئے صرف عقیدہ ضروری ہے لیکن حقیقی مسلمان کے لئے عقیدے کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے

جواب۔ جی نہیں۔ آپ نے میری بات ٹھیک نہیں سمجھی سیاسی مسلمان کے لئے بھی عمل ضروری ہے لیکن میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اگر اس عقیدے پر عمل نہیں کرتا۔ جو اس زمرے کے مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ تب بھی وہ سیاسی مسلمان کے دائرے سے خارج نہیں ہوگا۔

سوال۔ کوئی سیاسی مسلمان اگر ان باتوں پر عمل نہیں کرتا۔ جو آپ کے بیان کے مطابق ضروری ہیں۔ تو کیا آپ ایسے شخص کو بے دین کہیں گے؟

جواب۔ جی نہیں میں اسے صرف بے عمل کہوں گا۔

سوال۔ کیا آپ اسے درست سمجھتے ہیں کہ کوئی حقیقی مسلمان اپنی لڑکی کی شادی کسی بے عمل مسلمان سے کر دے۔

جواب۔ اسلام نے سختی سے حکم دیا ہے۔ کہ ہر باپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جس شخص سے وہ اپنی لڑکی کی شادی کرے وہ دیندار اور باعمل ہو۔

سوال۔ کیا کوئی ایسا شخص جو اپنی لڑکی کی شادی کسی بے دین اور بے عمل سے کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ نہ رکھے۔ آپ کی جماعت کا رکن ہو سکتا ہے۔

جواب جی نہیں۔ لیکن کسی ایسے شوہر سے شادی اگر حالات سے مجبور ہو کر کی جائے تو صورت حال مختلف ہوگی۔

سوال۔ مزاج شناس رسول کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ مزاج شناس رسول اس شخص کو سمجھتے ہیں جس نے حدیث کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہو اور یہ صلاحیت پیدا کر لی ہو کہ وہ رسول اللہؐ کے ارشادات اور ان لوگوں کے اقوال میں تمیز کر سکے جو پیغمبر نہیں ہیں یا جنہوں نے پیغمبری کا جھوٹا دعوےٰ کیا ہو۔

سوال۔ کیا مولانا مودودی مزاج شناس رسول ہیں۔

جواب۔ جی ہاں میں انہیں مزاج شناس رسول سمجھتا ہوں

سوال۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ کسی شخص کی جماعت اسلامی کی رکنیت اس کے خاندان والوں کے درمیان اختلاف پیدا کر دیتی ہے۔

جواب۔ یہ بالکل غلط ہے اس طرح کا کوئی عام رجحان نہیں پایا جاتا۔ لیکن ممکن ہے۔ بعض صورتوں میں کسی شخص کے اعزا جماعت اسلامی میں اس کی شرکت کو پسندیدگی سے نہ دیکھیں۔

سوال۔ کیا یہ درست ہے کہ جماعت اسلامی کے دو ارکین نے فسادات میں حصہ لیا تھا اور انہیں جماعت سے خارج کر دیا گیا تھا؟ کیا آپ ان کے نام بتلائیں گے۔

جواب۔ یہ بات بالکل بے بنیاد ہے جماعت کے کسی رکن نے فسادات میں حصہ نہیں لیا تھا۔ لیکن یہ درست ہے کہ جماعت کے دو ارکین کو ایک ہدایت نہ ماننے کی بنا پر خارج کر دیا گیا تھا۔ مجھے ان کے نام نہیں معلوم۔

سوال۔ آپ کو لالہ موسےٰ کی جماعت اسلامی کے کسی کارکن کا نام معلوم ہے۔

جواب۔ جی نہیں۔

سوال۔ محمد علی کاندھلوی کون ہے؟

جواب۔ میں نے نام سنا ہے۔ لیکن وہ جماعت کے رکن نہیں

سوال۔ کیا کسی زمانے میں وہ مجلس شوریٰ کے رکن تھے؟

جواب۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے لیکن میں مجلس شوریٰ کا رکن شروع ہی سے رہا ہوں اس لئے کاندھلوی اگر اس مجلس کے رکن ہوتے تو مجھے اس کا علم ضرور ہوتا

سوال۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ ۱۹۴۲ء میں آپ اور مولانا محمد علی کاندھلوی دونوں مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب۔ ممکن ہے انہیں مجلس شوریٰ کے کسی جلسے میں شرکت کے لئے خاص طور پر بلا لیا گیا ہو۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ مجلس شوریٰ کے رکن کبھی نہیں تھے۔

سوال۔ کیا وہ جماعت اسلامی کے رکن تھے

جواب۔ مجھے معلوم نہیں

سوال۔ میں آپ کے سامنے ۱۹۴۲ء کی کسی تاریخ کو ہونے والے جماعت اسلامی کے ایک جلسے کی روئداد پڑھ کر سناتا ہوں۔ کیا اب آپ کو یاد آیا۔ کہ اس سال مولانا محمد علی کاندھلوی مجلس شوریٰ کے رکن تھے

جواب۔ میں نے کارروائی پڑھی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ۱۹۴۲ء میں وہ مجلس شوریٰ کے رکن رہے ہوں۔ لیکن ۱۹۴۲ء کے بعد انہیں جماعت سے ضرور خارج کر دیا گیا ہوگا۔

سوال۔ کیا منفقین کے خلاف بھی جماعت کوئی تادیبی کارروائی کرتی ہے۔

جواب۔ جی نہیں۔ جماعت کی جاری کردہ ہدایتیں متفقین کے پاس بھیجی جاتی ہیں۔ لیکن آئین کے مطابق ان کے خلاف کوئی باضابطہ کارروائی نہیں کی جا سکتی۔

سب حقیقی مسلمان

سوال۔ کیا آپ کی جماعت کے نو سو ارکین سب کے سب حقیقی مسلمان ہیں۔

جواب۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ سب حقیقی مسلمان ہیں

عدالت نے مولانا سے سوال کیا کہ کیا ان نو سو کے علاوہ کیا دنیا میں کوئی اور حقیقی مسلمان ہے۔

جواب۔ جی ہاں بلکہ ممکن ہے کہ جماعت کے باہر اس سے بھی اچھے مسلمان ہوں

جماعت اسلامی کے وکیل مولانا مظہر علی اظہر کی جرح پر اصلاحی صاحب نے بتایا کہ "تسنیم" جماعت اسلامی کا ترجمان نہیں ہے۔ بلکہ اسکے ایڈیٹر ملک نصر اللہ خان عزیز جماعت اسلامی کے رکن ہیں۔

اصلاحی صاحب نے کہا کہ یہ صحیح ہے کہ ملک نصر اللہ خان عزیز پنجاب مجلس عمل کے رکن تھے۔

سوال۔ کیا ۲۲ جنوری ۱۹۵۳ء کو "تسنیم" میں شائع ہونے والی یہ خبر (اگزیبٹ ڈی۔ای ۱۴۳) صحیح ہے۔ کہ مولانا مودودی بھی مجلس عمل کے ۱۵ ارکین میں شامل تھے

جواب۔ میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔

انہوں نے کہا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس خبر کی کوئی تردید کی گئی تھی یا نہیں؟ (نا تمام)

ضروری تصحیح

المصلح کی کل کی اشاعت میں خواجہ نذیر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کا وہ بیان شائع ہوا ہے۔ جو انہوں نے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں دیا تھا۔ اس میں سہو کتابت کی وجہ سے مولانا مودودی صاحب کی طرف یہ بات منسوب ہو گئی ہے۔ کہ "وہ حکومت کی مذمت نہیں کر سکتے۔" حالانکہ خواجہ صاحب کے بیان کے مطابق انہوں نے یہ کہا تھا۔ کہ "وہ حکومت کی مذمت کئے بغیر لوگوں کی مذمت نہیں کر سکتے" خواجہ صاحب کے بیان کا متعلقہ حصہ دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں:۔

"جب میں نے مولانا مودودی سے ان واقعات کے متعلق پوچھا۔ جو اس وقت لاہور میں رونما ہو رہے تھے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ میں ان واقعات کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ میں نے ان سے دریافت کیا۔ کہ آپ علانیہ ایسی بات کیوں نہیں کہتے۔ ان کا پہلا جواب یہ تھا۔ کہ وہ حکومت کی مذمت کئے بغیر لوگوں کی مذمت نہیں کر سکتے۔ میں نے انہیں دونوں کی مذمت میں بیان لکھنے کی دعوت دی۔ اور یقین دلایا کہ ہم اسی کو "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے پہلے صفحہ پر شائع کریں گے۔ انہوں نے اس سے انکار کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں ایک کتابچہ پہلے ہی لکھ چکا ہوں۔"

مصری نوجوانوں سے جنرل نجیب کا خطاب

قاہرہ ۵ رنومبر۔ جنرل نجیب نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں دن رات ایک کر کے اپنے نقصانات کی تلافی کرنی چاہیئے۔ دنیا میں بڑائی حاصل کرنے والی ایک قوت کی قسمت کا فیصلہ مصر کی سرزمین پر یا کناروں پر ہوگا۔ جنیرہ روم پر نہ صرف دشمنوں ہی بلکہ دوستوں میں نقصادم ہو رہے ہیں۔ مصری نوجوان جولائی کے انقلاب میں کھڑے ہوئے راستے پر گامزن ہوں۔ جس کا اثر عظیم دوررس اور دیرپا ہوگا۔

حکومت ہر اقلیت کی امکانی مدد کریگی

چاٹگام ۵ رنومبر۔ گورنر مشرقی پاکستان چودھری خلیق الزمان نے بدھسٹ ایسوسی ایشن کے پیش کردہ سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت کی کوشش یہ ہے۔ کہ کسی اقلیت کو اس امداد سے محروم نہ ہونے دے۔ جو معقول طور پر دی جا سکتی ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں۔ کہ پاکستان اسلامی ملک ہے۔ اس میں اقلیتوں سے بدسلوکی کی جائے گی۔ یہ خیال غلط ہے۔ ہم عمل سے اس خیال کو غلط ثابت کریں گے۔ پاکستان میں اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی ہے۔ آپ اپنی شکایات پیش کیجیئے۔ حکومت ہمدردانہ غور کرے گی۔

روس نے راستے میں کانٹے بچھا دیئے

واشنگٹن ۵ رنومبر۔ صدر حکومت امریکہ مسٹر آئزن ہاور نے بتایا ہے۔ کہ مغربی ممالک کو روسی نوٹ جو بھیجا گیا ہے۔ اس میں چار بڑوں کی کانفرنس کا حوالہ و ذکر نہیں ہے۔ بلکہ ایسی کانفرنس کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے ہیں۔

امریکہ کے میونسپل انتخابات میں آئزن ہاور کی شکست
ڈیموکریٹک پارٹی کی سارے ملک میں کامیابی

نیویارک ۴ رنومبر امریکہ کے میونسپل انتخابات میں ڈیموکریٹک پارٹی نے صدر آئزن ہاور کی ری پبلکن پارٹی کو شکست دے دی ہے۔ نیویارک کا نیا میئر بھی ڈیموکریٹک پارٹی کا نمائندہ منتخب ہوا ہے۔ امریکہ کے صدارتی انتخاب میں نیویارک سے صدر آئزن ہاور کو سب سے زیادہ ووٹ ملے تھے۔ اب امریکی کانگریس میں ڈیموکریٹک پارٹی ۲۱۵ نشستوں پر قابض ہے۔ ری پبلکن پارٹی کے پاس صرف تین نشستیں زیادہ ہیں مگر توقع ہے کہ آئندہ سال ڈیموکریٹک پارٹی کچھ اور نشستیں حاصل کر کے کانگریس میں اکثریت حاصل کر لے گی جس کے بعد صدر آئزن ہاور کی حکومت کے لئے کام چلانا دشوار ہو جائے گا۔

کشمیر جوناگڑھ اور مانا ودر کو آزاد ہونے کے بعد پاکستان پارلیمنٹ میں نمائندگی دی جائے گی!

(پاکستان دستور ساز اسمبلی کی کاروائی)

کراچی ۵ رنومبر: پاکستان دستور ساز اسمبلی نے بنیادی اصولوں کی رپورٹ میں وزیر قانون مسٹر اے۔ کے بروہی کی ایک ترمیم منظور کر لی جس کی رو سے پاکستان کی وفاقی مجلس مقننہ میں جوناگڑھ اور مانا ودر کو آزادی حاصل ہونے کے بعد نمائندگی دی جائیگی۔ اور جموں و کشمیر کی نمائندگی کے سلسلے میں ریاست کے عوام کی خواہشات کے مطابق موزوں وقت پر آئین میں تبدیلی کی جائیگی۔ اس ترمیم کی تائید میں مسٹر خلیل الرحمن۔ مسٹر احمد جعفر۔ مسٹر نورالامین۔ مسٹر نور احمد اور ڈاکٹر محمود حسین نے تقاریر کیں۔ مسٹر نورالامین نے کہا۔ کہ کشمیر کا مسئلہ چھ سال بیت جانے پر بھی طے نہیں ہوا ہے۔ اور اب پاکستانیوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ کشمیر کی جدو جہد آزادی پاکستان کی جدو جہد کا ایک حصہ ہے۔ اور ہم اس جدو جہد کو اس وقت تک جاری رکھیں گے۔ جب تک کشمیریوں کو ان کا حق خود ارادی نہ دلوا دیں۔ دوسرے ممبروں نے بھی کشمیر کے مسئلے کے فوری حل پر زور دیا۔ آج اسمبلی نے آئین کی چند اور دفعات منظور کر لیں۔ یہ دفعات ایوان بالا ایوان زیریں کی رکنیت کی شرائط اور ایوان بالا کی سیٹوں۔ نشستوں کی تعداد کے تعین سے متعلق ہیں۔ اسمبلی نے دو اور ترمیمات بھی منظور کی ہیں۔ جن کی رو سے ایوان بالا میں مقررہ نشستوں کے علاوہ خواتین کے لیے دو فالتو نشستیں اور ایوان زیریں میں ۱۴ فالتو نشستیں مقرر کی گئی ہیں۔ ایوان بالا میں خواتین کی دو نشستوں میں سے ایک مشرقی اور دوسری مغربی پاکستان کے لیے ہوگی۔ ایوان زیریں کی ۱۴ نشستوں میں سے سات مشرقی پاکستان کے لئے اور سات مغربی پاکستان کے لیے ہوں گی۔ مغربی پاکستان کی سات نشستوں میں سے دارالحکومت کے لئے ایک بلوچستان و بلوچستان کی ریاستوں کے لئے ایک سندھ و خیرپور کے لئے ایک سرحد۔ سرحدی ریاستوں و قبائلی علاقہ کے لئے ایک اور پنجاب کے لئے تین نشستیں مقرر کی گئی ہیں۔

دستور پر غور پھر شروع ہوا۔ تو بنیادی اصولوں کی بعض ان دفعات پر غور ہوا۔ جو پہلے چھوڑ دی گئی تھیں۔ سب سے پہلے پیراگراف (۱۳) پر غور شروع ہوا۔ اور یہ پیراگراف مسٹر اے کے بروہی کی ترمیم کے ساتھ منظور کر لیا گیا اس پیراگراف میں کہا گیا ہے۔ (۱) مملکت کا سربراہ مسلمان ہوگا۔ اور مجلس مقننہ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں منتخب کیا جائیگا (۲) اگر مجلس مقننہ کا کوئی ممبر رئیس مملکت منتخب ہو۔ تو وہ اس مجلس کا ممبر نہ رہے گا (۳) رئیس مملکت کے انتخاب کے لیے دونوں ایوانوں میں مغربی اور مشرقی زون کے ممبروں کے علیحدہ علیحدہ کم سے کم ۳۰ فی صدی ووٹ آنے لازمی ہوں گے۔

۱۳ کو بدل گیا ہے۔ اس لیے مسٹر مبارک علی شاہ کے عہدے میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔

ڈرگ روڈ کے بس کے کرایہ میں کمی کر دی گئی!

کراچی ۵ رنومبر: کراچی مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایس ایم توفیق نے اعلان کیا ہے کہ کراچی بس آپریٹرز ایسوسی ایشن نے ان کی درخواست پر ڈرگ روڈ کے کرایہ میں کمی کر دی ہے۔ ڈرگ روڈ میں بسنے والے مہاجرین کی امداد کے لیے اب ڈرگ روڈ سے شہر آنے جانے کے لیے ایک طرف کا کرایہ چار آنہ ہوگا۔ مسٹر توفیق نے توقع ظاہر کی ہے۔ کہ اس میں ایک آنے کی اور کمی کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے نے ڈرگ روڈ کے کرایہ میں ۲۰ فی صدی کمی کی ہے۔ حالانکہ اسے ۵۰ فی صدی کمی کرنی چاہیئے تھی۔

مشرقی بنگال کے مہاجرین و سیلاب زدگان میں چاول تقسیم ہوتے رہیں گے

رنگامتی ۵ رنومبر: مشرقی بنگال گورنمنٹ مہاجرین اور سیلاب زدہ لوگوں میں تیرہ سو من چاول تقسیم کرے گی۔ تقسیم کا سلسلہ تین ماہ تک جاری رہے گا۔ اور دس سیر فی خاندان کے حساب سے ہفتہ واری راشن دیا جائے گا۔

بلوچستان کا تعلیمی منصوبہ!

کوئٹہ ۵ رنومبر: معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے بلوچستان کی تعلیمی سرگرمیوں کو بہتر بنانے کے لیئے دو لاکھ روپیہ کے منصوبہ کی منظوری دی ہے۔ یہ رقم کوئٹہ کالج میں بی۔ ایس۔ سی کلاسیں کھولنے۔ اسکول لائبریریاں قائم کرنے۔ موجودہ لائبریریوں کو وسعت دینے۔ اسکولوں کے لیئے بسیں خریدنے۔ اور دوسرے ساز و سامان کی فراہمی پر خرچ کی جائے گی۔

مبارک علی شاہ کو حکومت سندھ کا مشیر بنا دیا گیا

کراچی ۵ رنومبر: مبارک علی شاہ ایم ایل اے کو حکومت سندھ کا مشیر آبادکاری مقرر کیا گیا ہے۔ پہلے وہ وزیر اعلیٰ کے مشیر آبادکاری تھے۔ مگر مسٹر رحیم بخش سومرو کے وزیر مقرر کیے جانے کے بعد ... محکمہ ...

صوبہ سرحد میں انقلابی تبدیلیاں ہونے کا امکان

کراچی ۵ رنومبر۔ صوبہ سرحد کے جو سیاسی کارکن خان عبدالقیوم خاں کی وزارت عظمیٰ کے دوران میں اپنے صوبہ سے کٹ کر گئے تھے۔ اس ہفتے کے آخر تک وہاں واپس لوٹ رہے ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ کے سابق سیکرٹری مسٹر یوسف خٹک اور ایک دوسرے لیگی کارکن خان ابراہیم خاں جھگڑا اب سرحد جا رہے ہیں۔ مسٹر یوسف خٹک آج پشاور روانہ ہو گئے۔ سیاسی حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ صوبہ سرحد یا اس کی سیاست سے تعلق رکھنے والے افراد سے متعلق اہم تبدیلیاں رونما ہونے والی ہیں۔ مسٹر یوسف خٹک نے اپنے آپ کو سیاسی مہاجر کہتے ہوئے بعض لوگوں کو بتایا۔ کہ وہ خان عبدالقیوم خاں کے زمانے میں سیاسی مہاجر بنے تھے۔ لیکن اب اپنے صوبہ کو واپس لوٹ رہے ہیں۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید جو کل شام پشاور سے بذریعہ طیارہ کراچی آئے تھے۔ آج وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے گفت و شنید کرنے کے بعد بذریعہ طیارہ پشاور واپس چلے گئے۔ سردار عبدالرشید کے اس پُر اسرار دورے کو مقامی سیاسی حلقوں میں بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ ریڈیو پاکستان نے خبر دی ہے۔ کہ سردار عبدالرشید نے آج پشاور پہنچنے پر صوبہ سرحد کے گورنر خواجہ شہاب الدین سے ملاقات کی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ دونوں نے کن امور پر تبادلہ خیال کیا۔

اے۔ پی۔ پی نے پشاور سے اطلاع دی ہے کہ سردار عبدالرشید نے پشاور واپس پہنچنے پر اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دینے سے انکار کر دیا انہوں نے آج اپنی کابینہ کا ایک جلسہ طلب کیا۔ جس میں انہوں نے دوسرے وزیروں کو وزیر اعظم سے اپنی بات چیت کی تفصیلات بتائیں۔ صوبہ سرحد کے وزیر صحت مرزا شمس الحق اس جلسے میں موجود نہیں تھے۔ وہ کل کار میں پشاور سے کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ سردار عبدالرشید کل گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین کے ہمراہ بنوں جا رہے ہیں۔

ناظم آباد میں بے بی شو میں بیگم لیاقت کی تقریر!

کراچی ۵ رنومبر: ناظم آباد میں میٹرنٹی سنٹر میں "اپوا" کی کراچی شاخ کے زیر اہتمام بیگم لیاقت علی خاں نے بے بی شو کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے بیگم لیاقت علی خاں نے کہا۔ کہ بچوں کی نگہداشت پر زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ تاکہ وہ بڑے ہو کر تندرست مرد و عورت بنیں۔ اس طرح خواتین پاکستان کی بڑی خدمت کریں گی۔ پاکستان کسی خاص فرد یا افراد کے لیے نہیں۔ بلکہ آپ کے اپنے بچوں اور ان کے بچوں کے لیے بنا ہے۔ جب تک آپ ملک کی کسی نہ کسی طرح خدمت کرتی رہیں گی۔ پاکستان قائم رہے گا۔ پاکستان کو مضبوط بنانے کے لیے اس کے شہریوں کی جسمانی۔ اخلاقی و ذہنی حالت درست ہونی ضروری ہے۔ اور یہ کام مائیں ہی کر سکتی ہیں۔ بعد میں بیگم لیاقت علی خاں نے انعامات تقسیم کیے۔

تیل کے سوال پر اینگلو امریکی مذاکرات کا آغاز

لندن ۵ رنومبر: آج برطانیہ اور امریکہ کے نمائندوں کے درمیان ایرانی تیل کا تنازعہ طے کرنے کے سوال پر مذاکرات شروع ہو گئے۔ ان مذاکرات میں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن بھی شریک ہیں۔

پیکنگ میں نئے پاکستانی قونصل کا تقرر

کراچی ۵ رنومبر: وزارت خارجہ کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر ایس ایم خان کو چین میں پاکستان کا قونصل مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر خان جلد ہی کراچی سے پیکنگ روانہ ہو جائیں گے۔

نئے آئین کے تحت صدر مملکت کو پارلیمنٹ توڑنے کا اختیار دیدیا گیا

کراچی ۵ نومبر۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے آج بنیادی اصولوں کی رپورٹ کی مختلف تجاویز پر غور وخوض جاری رکھا۔ پارٹی کا جلسہ کل صبح ساڑھے آٹھ بجے پھر ہوگا۔ آج کے جلسے میں رپورٹ کے باب دوم حصہ سوم میں ترمیمات منظور کی گئیں۔ ترمیمات کی رو سے رئیس مملکت کو مجلس مقننہ توڑنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اصل تجویز میں رئیس مملکت کو صرف ایوان عام کو توڑنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ رئیس مملکت کو یہ بھی اختیار ہوگا۔ کہ اگر وہ یہ دیکھے۔ کہ کسی وزارت کو مجلس مقننہ کا اعتماد حاصل نہیں۔ تو وہ اسے توڑ کر نئے انتخابات کا حکم دے سکے گا۔ رائے دہندگان سے متعلق عنوان کے ضمن میں مسٹر محمد ہاشم گزدر کی ایک ترمیم منظور کی گئی ہے۔ جس کی رو سے اگر کوئی شخص ایک مکان میں آکر سوتا ہے۔ تب بھی وہ اسی جگہ سے ووٹر شمار ہوگا۔ اصل تجویز میں کہا گیا ہے۔ کہ اس شخص کو کسی علاقہ سے ووٹر تسلیم کیا جائے گا۔ جس کا وہاں مکان ہو۔ اور اسی کی وہاں رہائش ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ بنیادی اصولوں کی جن تجاویز میں وزیراعظم کے آئینی اختیار ہونے کے مطابق ترمیم ہوگی۔ ان پر ایک خاص سب کمیٹی غور کر رہی ہے۔

پاکستان کو یقین ہو چکا ہے۔ کہ بھارت نے متروکہ جائیدادوں کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی

نئی دہلی ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارت سرکار کو پاکستان کے وزیر مہاجرین مسٹر شعیب قریشی کا وہ خط مل گیا ہے۔ جس میں انہوں نے بھارت کے وزیر بحالیات مسٹر اجیت پرشاد جین کی اس تجویز کا جواب دیا ہے۔ کہ یہ سوال کہ متروکہ جائیدادوں کے متعلق کراچی کے معاہدہ کی خلاف ورزی کس نے کی ہے طے کرانے کے لئے ایک غیر جانبدار ثالث مقرر کر دیا جائے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر شعیب قریشی نے اپنے جواب میں کہا ہے۔ کہ حکومت پاکستان کو اس کا قطعی یقین ہے۔ کہ بھارت نے کراچی کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ مسٹر شعیب قریشی نے اپنے جواب میں لکھا ہے۔ کہ اگر بھارت کشمیر جوناگڑھ اور نہری پانی کے تنازعات بھی ثالث کے سپرد کرنے کو تیار ہو جائے۔ تو پاکستان متروکہ جائیدادوں کا مسئلہ بھی ثالث کے سامنے پیش کرنے کو تیار ہے۔

خان قلات اہم مذاکرات کے لئے کراچی روانہ ہو گئے

کوئٹہ ۵ نومبر۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بلوچستان کی ریاستی یونین کے صدر خان آف قلات حکومت پاکستان سے مذاکرات کرنے کی غرض سے کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ مقامی سیاسی حلقوں میں ان کی روانگی کو اس لئے بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ کیونکہ ان دنوں مرکزی حکومت بلوچستان کو مکمل صوبائی درجہ دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

غلام محمد صادق نے اسپیکر کے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے

سری نگر ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد دستور ساز اسمبلی کے صدر خواجہ غلام محمد صادق نے اسمبلی کے اسپیکر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے معلوم ہوا ہے کہ خواجہ غلام محمد صادق کو بخشی غلام کی کابینہ میں نائب وزیراعظم کی حیثیت سے شامل کر لیا جائے گا۔

سری نگر اسمبلی کا ایک اور مسلمان ممبر گرفتار کر لیا گیا

نئی دہلی ۵ نومبر۔ نیشنل کانفرنس جنرل کونسل اور کانفرنس اسمبلی پارٹی کے ممبر غلام رسول کو بخشی گورنمنٹ نے گرفتار کر لیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۲ اکتوبر کو جنرل کونسل میٹنگ میں انہیں پکڑا گیا ہے۔

حیات آخرت کے متعلق اہم سوال کا جواب

(بقیہ ص ۳)

کر دیتا ہے۔ جیسا دوسرے طور پر ہوا کرتا ہے۔ جیسے تم دیکھتے ہو کہ آئینہ میں تمہاری ساری شکل منعکس ہو جاتی ہے۔ اور تم خیال کر سکتے ہو۔ کہ کس طرح عکسی طور پر تمہاری تصویر کھینچی جاتی ہے۔ کیسے تمہارے خط و خال ان میں آجاتے ہیں۔ پھر اگر خدا تعالیٰ روحانی امور کی سچی سچی تصویر کھینچ کر اور ان میں صداقت کی جان ڈال کر تمہاری آنکھوں کے سامنے رکھ دیوے۔ تو کیوں اس سے تعجب کیا جاوے اللہ جل شانہ ڈھونڈنے والوں پر اسی دنیا میں یہ تمام صداقتیں ظاہر کر دیتا ہے۔ اور آخرت میں بھی کوئی ایسا امر نہیں جس کی کیفیت اس عالم میں کھل نہ سکے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۴۸ تا ۱۵۲)
(روحانی خزائن صفحہ ۹ ۱ تا ۱۲۳)

"مخلوط انتخابات" کے سوال پر لیگ پارٹی میں اختلافات

ہندو ممبروں کو منانے کی کوششیں

کراچی ۵ نومبر۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی میں ہندو ممبروں کو واپس لانے کی کوششیں برابر جاری ہیں۔ لیکن ابھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا ہے۔ بعض مسلم لیگی ممبر ہندوؤں کے مطالبات پورے کرنے کے حامی ہیں۔ لیکن ایک دوسرا گروپ اس کا مخالف ہے۔ مخلوط انتخابات کا مطالبہ جو ہندو ممبر کرتے ہیں۔ اس کے متعلق لیگی حلقوں میں تین گروپ پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک گروپ مخلوط انتخابات کے مطالبے کو مان لینے کے حق میں ہے۔ دوسرا گروپ مسلمانوں اور ہندوؤں کے مخلوط انتخابات کو ماننے کو تیار ہے لیکن اچھوتوں کے لئے جداگانہ انتخابات رکھنا چاہتا ہے اور تیسرا گروپ مخلوط انتخابات کا سرے ہی سے مخالف ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو ممبروں سے کئی لیگی ممبر جنہیں مسٹر شوکت حیات بھی شامل ہیں بائیکاٹ ختم کرانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

بخشی غلام کی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائیگا پریم ناتھ ڈوگرہ کا اعلان

کلکتہ ۵ نومبر۔ اخبار امرت بازار پتریکا کے نمائندے نے جموں سے خبر دی ہے کہ پرجا پریشد کے صدر پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے بیان کہا ہے۔ کہ بخشی غلام کی حکومت کا یہ کہنا محض بے معنی ہے کہ ہم نے ہمیشہ کے لئے اپنی تحریک واپس لے لی ہے۔ ہم سے چند وعدے کئے گئے تھے اور اگر ان وعدوں کو پورا نہ کیا گیا۔ تو ہم پھر ریاستی حکومت کے خلاف ہمہ گیر تحریک شروع کر دیں گے۔ ملکی مفاد پیش نظر ہے۔ ورنہ میں اپنی تحریک کے واپس لینے کے تمام تر اسباب بیان کر دیتا۔ بخشی غلام کو چند مفاد پرست عناصر گھیرے ہوئے ہیں۔ مگر ان عناصر کو ملک کو نقصان پہنچانے کی مزید اجازت نہ دینی چاہیئے۔ اگر عوام کی شکایات دور نہ کی گئیں۔ تو بخشی غلام کی حکومت کا تختہ چھ ماہ کے اندر الٹ جائے گا۔ جب کہ شیخ عبداللہ ۶ سال میں حکومت سے ہٹے تھے۔

اب امریکہ سے اناج لینے کی ضرورت نہیں

پنجاب میں بہت اچھی فصل ہوئی ہے

لاہور ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے مرکزی حکومت کو لکھا ہے۔ کہ امریکہ سے جو سات لاکھ ٹن گندم حکومت پاکستان نے لی ہے۔ وہ پاکستان کی تمام ضروریات کے لئے کافی ہے۔ اور پاکستان کو مزید اناج لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے کہ پنجاب میں اس سال خریف کی فصل بہت اچھی ہے۔ اسی لئے پنجاب نے مرکز سے جو اناج مانگا تھا اس میں ۵۰ فی صد کم لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ولی عہد سعودی عرب کے لئے فولڈنگ محل

لندن ۵ نومبر۔ مشرق وسطیٰ میں سب سے زیادہ دولتمند ولی عہد سعودی عرب کے امیر سعود نے لندن کی ایک فرم سے ایلومینیم کا بنا ہوا ایک محل کا ڈھانچہ خریدا ہے۔ یہ کئی عمارتوں کا مجموعہ ہے۔ جسے ایک گھنٹہ کے اندر جوڑ کر کھڑا کیا جا سکتا ہے یا کھول کر توڑا جا سکتا ہے۔ جب شہزادہ سعود شکار پر جایا کریں گے تو یہ محل اونٹوں کی پیٹھ پر لد کر جایا کریگا۔

فن لینڈ کی مخلوط حکومت مستعفی ہو گئی

ہلسنکی ۵ نومبر۔ اقلیتی مخلوط حکومت فن لینڈ نے کل عدم اعتماد کے اظہار پر استعفیٰ دے دیا۔

آسام کے وحشی قبائلیوں نے بھارت کے ایک سو فوجیوں کو ہلاک کر دیا

کلکتہ ۵ نومبر۔ کلکتہ کے سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ آسام کے قبائلیوں اور بھارتی فوج کے درمیان جنگلاتی علاقے میں جو جنگ جاری ہے اس میں اب تک ایک سو سے زیادہ بھارتی ہلاک ہو چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ قبائلیوں نے بھارتی حکومت کو پیشکش کی ہے کہ اگر وہ انہیں کپڑا چھرے اور اس قسم کے دوسرے ہتھیار دے دے۔ تو وہ اس کے عوض ان بھارتیوں کے کٹے ہوئے سر دینے کو تیار ہیں جنہیں حال ہی میں آسام کے جنگلوں میں قتل کیا گیا تھا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ بھارت سرکار نے قبائلیوں کی اس پیشکش کا کیا جواب دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آسام رائفلز کا ایک دستہ عنقریب آسام کے ان جنگلات میں پہنچ جائے گا۔ جہاں بھارتی فوج اور افسروں کو ہلاک کیا گیا تھا۔

مقبوضہ کشمیر اور بھارت کے معاہدے کی توثیق

نئی دہلی ۵ نومبر۔ مقبوضہ کشمیر کی دستور ساز اسمبلی کا اجلاس معاہدہ دہلی کی توثیق کی خاطر جنوری میں منعقد ہوگا۔ معاہدہ دہلی پر شیخ عبداللہ نے دستخط کئے تھے۔ اس میں دفاع۔ امور خارجہ اور مواصلات بھارت کے سپرد کرنے کا فیصلہ ہے۔

ہوائی جہاز کا کارخانہ قائم کرے گی۔

پنجابی صوبہ بننے سے بھارت تباہ ہو جائیگا

تارا سنگھ شیخ عبداللہ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں

دہلی ۵ نومبر۔ بھارتیہ جن سنگھ کے قائم مقام صدر مولی چند شرما نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ان کی جماعت ماسٹر تارا سنگھ کے اس مطالبے کے خلاف ہے کہ پنجابی بولنے والے علاقوں کا ایک علیحدہ صوبہ بنایا جائے۔ ایسی تحریک انتہائی خطرناک ہے۔ کیونکہ اگر پاکستان کی سرحد سے ملے ہوئے علاقہ کو اس طرح کا صوبہ بنا دیا گیا۔ تو بھارت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ اور اس طرح کشمیر بھی بھارت کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ مولی چند شرما نے کہا۔ کہ تارا سنگھ شیخ عبداللہ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور جن سنگھ اس کا پوری شدت کے ساتھ مقابلہ کریگی۔

بھارت میں آتشگیر مادے کا کارخانہ قائم ہوگا

نئی دہلی ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ کی امپیریل کیمیکل انڈسٹریز اور حکومت بھارت کے درمیان عنقریب ایک معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے جس کے تحت یہ کمپنی بھارت میں شہری ضروریات کے لئے آتشگیر